3748-مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کی تاریخی معلومات

سوال

مجھ سے مسجد حرام کی تاریخ کے بارہ میں ایک مقالہ مطلوب ہے ، اس سلسلہ میں میں آپ سے تعاون چاہتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

مسجد حرام جزیرہ عرب کے ایک شہر مکہ مکرمہ میں واقع ہے جو کہ سطح سمندر سے 330 میٹر کی بلندی پر واقع ہے ، مسجد حرام کی تعمیری تاریخ عہد ابراھیم خلیل اور اسماعیل علیہ السلام سے تعلق رکھتی ہے ، اور اسی شہر میں ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ پیدا ہوئے اور یہی شہر مھبط وحی بھی ہے جہاں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا ہوئ ۔

یہی وہ شہر ہے جس سے اسلامی نور پھیلا اور یہاں پر ہی مسجد حرام واقع ہے جو کہ لوگوں کی عبادت کے لیے بنائ گئ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اللہ تعالی کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہ ہی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے جو تمام دنیا کے لیے برکت وھدایت والا ہے } آل عمران (96) ۔

اور صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے حدیث مروی ہے کہ :

ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائ گئ ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مسجد حرام ۔

میں نے کہا کہ اس کے بعد کون سی ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مسجد اقصی ۔

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنی مدت کا فرق ہے ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : چالیس برس ۔

کعبہ جو کہ مشرق ومغرب میں سب مسلمانوں کا قبلہ ہے مسجد حرام کے تقریبا وسط میں پایا جاتا ہے جس کی بلندی تقریبا پندرہ میٹر ہے اور وہ ایک چوکور حجرہ کی شکل میں بنایا گیا ہے جسے ابراھیم علیہ السلام نے اپنے رب کے حکم سے بنایا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور جبکہ ہم ابراھیم علیہ السلام کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کردی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف قیام رکوع کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا } الحج (26) ۔

اور بوانا کا معنی اس کی طرف راھنمائ کی اور اس کی تعمیر کی اجازت دی ۔ تفسیر ابن کثیر ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{ابراہیم اوراسماعیل علیہ السلام علیہم السلام کعبہ کی دیواریں اٹھاتے جاتے اورکہتے جارہے تھے}۔البقرۃ(127) ۔

وھب بن منبہ رحمہ اللہ تعالی کاکہنا ہے : کعبہ کوابراھیم علیہ السلام نے تعمیرکیا پھران کے بعد عمالقہ نے اورپھرجرھم اوران کے بعد قصی بن کلاب نے بنایا ، اورپھرقریش کی تعمیرتومعروف ہی ہے ۔

قریش کعبہ کی تعمیر وادی کے پتھروں سے کرنے کے لیے ان پتھروں کواپنے کندھوں پراٹھا کرلاتے اوربیت اللہ کی بلندی بیس ہاتھ رکھی ، کعبہ کی تعمیر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے نزول کا درمیانی وقفہ پانچ برس اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ سے نکل کرمدینہ جانے اورکعبہ کی تعمیرکی درمیانی مدت پندرہ برس تھی ، اس کا ذکر عبدالرزاق نے عن معمر عن عبداللہ بن عثمان عن ابی الطفیل سے کیا ہے ۔

اور عن معمر عن زھری رحمہم اللہ تعالی سے بیان کیا ہے کہ :

جب وہ اس کی بنیادیں اٹھاکرحجراسود تک پہنچے توقریشی قبائل کا حجراسود میں اختلاف پیدا ہوگیا کہ اسے کون اٹھا کراس کی جگہ پر رکھے گا حتی کہ لڑائی تک جا پہنچے تووہ کہنے لگے کہ چلوہم اپنا منصف اسے بنائيں جوسب سے پہلے اس طرف سے داخل ہوتوان کا اس پر اتفاق ہوگیا ۔

تووہ آنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جوکہ اس وقت نوجوان تھے اورانہوں نے اپنے کندھوں پردھاری دارچادر ڈال رکھی تھی توقریش نے انہیں اپنا فیصل مان لیا ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا منگوا کرحجراسود اس میں رکھا اورہرقبیلے کے سردار کوچادر کے کونے پکڑ کراٹھانے کا حکم دیا اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجراسود کواپنے ہاتھوں سے اٹھا کراس کی جگہ پرنصب کردیا ۔ دیکھیں تاریخ مکہ للازرقی (1/161–164) ۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی لے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث بیان فرمائی ہے کہ :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم (کعبہ کے ساتھ چھوٹی سی دیوار میں گھری ہوئی جگہ) کے بارہ میں سوال کیا کہ کیا یہ بیت اللہ کا ہی حصہ ہے ؟

تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جی ہاں ، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں میں نے پوچھا کہ اسے پھر بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا گيا ؟ تونبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب تھا کہ تیر قوم کے پاس خرچہ کے لیے رقم کم پڑگئی تھی ۔

میں نے کہا کہ بیت اللہ کا دروازہ اونچا کیوں ہے ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا تیری قوم نے اسے اونچا اس لیے کیا تا کہ وہ جسے چاہیں بیت اللہ میں داخل کریں اورجسے چاہیں داخل نہ ہونے دیں ۔

اوراگرتیری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوتی اوران کے دل اس بات کوتسلیم سے انکار نہ کرتے تومیں اسے (حطیم) کوبیت اللہ میں شامل کردیتا اوردروازہ زمین کے برابر کردیتا ۔

قبل ازاسلام کعبہ پرابرہہ حبشی نے ہاتھیوں کے ساتھ چڑھائی کردی (یہی وہ سال ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوتی ہے) اس کا سبب یہ تھا کہ ابرہہ نے ایک کنیسہ (گرجا) تعمیرکروایا تا کہ وہ عرب کواس طرف کھینچ سکے اوربیت اللہ کا حج کرنے کی بجائے وہ لوگ اس کا حج کیا کریں ، توایک ہاتھیوں

کا لشکر عظیم لے کر چلا جب وہ مکہ کے قریب پہنچا تو اللہ تعالی نے ابابیل پرندے جن کے منہ اور پنجوں میں تین تین چھوٹے چنے کے برابر کنکر تھے بھیجا وہ پتھر جسے لگتا وہ ہلاک ہوجاتا ۔

تو اس طرح یہ مکمل لشکر اللہ تعالی کے حکم سے تباہ وبرباد ہوگیا اللہ تعالی نے اس حادثہ کو کتاب عزیز قرآن مجید میں کچھ اس طرح ذکر فرمایا ہے :

{کیا تونے یہ نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا ؟ کیا ان کی سازش و مکر کو بے کار نہیں کردیا ؟ اور ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیئے ، جو انہیں مٹی اور پتھر کی کنکریاں مار رہے تھے ، پس انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کردیا} الفیل ۔ دیکھیں : السیرۃ النبویۃ لابن ھشام (44/1)

اور بیت اللہ کے ارد گرد کوئی چاردیواری نہیں تھی حتی کہ اس کی ضرورت محسوس کی گئی تو پھر بنائی گئیں ۔

یاقوت الحموی نے معجم البلدان میں لکھا ہے کہ :

کعبہ کے ارد گرد چاردیواری سب سے پہلے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے بنوائی یہ نہ تو دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی خلیفہ اول ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں تھی ۔

اور یہ چاردیواری بنانے کا سبب یہ تھا کہ لوگوں نے مکانات بنا کر بیت اللہ کو تنگ کردیا اور اپنے گھروں کو اس کے بالکل قریب کردیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے :

بلاشبہ کعبہ اللہ تعالی کا گھر ہے اور پھر گھر کے لیے صحن کا ہونا ضروری ہے ، اور معاملہ یہ ہے کہ تم لوگ اس پر آئے ہو اور تجاوز کیا ہے نہ کہ اس نے تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ان گھروں کو خرید کر منہدم کرکے اسے بیت اللہ میں شامل کردیا ۔

اور مسجد کے پڑوسیوں میں سے کچھ ان لوگوں کے گھر بھی منہدم کردیئے جنہوں نے اپنے مکانات بیچنے سے انکار کردیا اور اسے کے بدلہ میں ان کی قیمت مقرر کی جو کہ مالکان نے بعد میں لے لیے ۔

تو اس طرح مسجد کے ارد گرد قد سے چھوٹی دیوار بنا دی گئی جس پر چراغ رکھے جاتے تھے ، اس کے بعد عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی کچھ اور گھر خریدے جس کی قیمت بھی بہت زیادہ ادا کی ، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ہے وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد کی توسیع کرتے وقت ایک ستون والے مکان بنائے ۔

اور ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے مسجد نے مسجد کی توسیع نہیں بلکہ اس کی مرمت وغیرہ کروائی اور اس میں دروازے زیادہ کیے اور پتھر کے ستون بنائے اور اس کی تزیین آرائش کی ۔

اور عبدالملک بن مروان نے مسجد کی چاردیواری اونچی کروائی اور سمندر کے راستے مصر سے ستون جدہ بھیجے اور جدہ سے اسے گاڑھی پر رکھ کر مکہ مکرمہ پنچائے اور حجاج کو حکم دیا کہ وہ اسے وہاں لگائے ۔

جب ولید بن عبدالملک مسند پر بیٹھا تو اس نے کعبہ کے تزیین میں اضافہ کیا اور پرنالہ اور چھت میں کچھ تبدیلی کی ، اور اسی طرح منصور اور اس کے بیٹے مھدی نے بھی مسجد کی تزیین آرائش اور شکل میں اضافہ کیا ۔

اور مسجد حرام میں کچھ دینی آثار بھی ہیں ، جن میں مقام ابراھیم وہ پتھر ہے جس پر ابراھیم علیہ السلام کھڑے ہوکر بیت اللہ کی دیواریں تعمیر کرتے رہے ، اور اسی طرح مسجد میں زمزم کا کنواں بھی ہے جوایسا چشمہ ہے جسے اللہ تعالی نے اسماعیل علیہ السلام اوران کی والدہ ھاجرہ کے لیے نکالا تھا ۔

اوراسی طرح یہ بھی نہیں بھولا جاسکتا کہ اس میں حجراسود اور رکن یمانی بھی ہے جو کہ جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں جیسا کہ امام ترمذی اورامام احمد رحمہا اللہ تعالی نے حدیث بیان کی ہے :

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

بلاشبہ حجر اسود اور مقام ابراھیم جنت کے یاقوتوں میں سے یاقوت ہیں اللہ تعالی نے ان کے نور اور روشنی کو ختم کردیا ہے اگر اللہ تعالی اس روشنی کو ختم نہ کرتا تو مشرق ومغرب کا درمیانی حصہ روشن ہوجاتا ۔ سنن ترمذی حدیث نمبر (804) ۔

مسجد حرام کے ملحق میں صفا اور مروہ پہاڑیاں بھی ہیں ، اور صرف اکیلی مسجد حرام کی یہ خصوصیت ہے کہ زمین میں جس کا حج کیا جاتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا :

{صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں اس لیے بیت اللہ کا حج وعمرہ کرنے والے پران کا طواف کرلینے میں بھی کوئی گناہ نہیں ، اپنی خوشی سے بھلائی کرنے والوں کا اللہ تعالی قدردان ہے اورانہیں خوب جاننے والا ہے} البقرۃ (158) ۔

اور مسجد حرام کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے اسے امن کا گہوارہ بنایا ہے اوراس میں ایک نماز ایک لاکھ کے برابر ہے ، فرمان باری تعالی ہے :

{ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ثواب اورامن وامان کی جگہ بنائی ، تم مقام ابراھیم کوجائے نماز مقرر کرلو ، ہم نے ابراھیم اوراسماعیل علیہما السلام سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور رکوع وسجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو} البقرۃ (125) ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں مقام ابراھیم ہے اس میں جوآجائے امن والا ہوجاتا ہے ، اللہ تعالی نے ان لوگوں پر جواس کی طرف راہ پاسکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کردیا ہے ، اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالی (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے} آل عمران (97)

دیکھیں : آخبار مکہ للازرقی ۔ اوراخبار مکہ للفاکھی ۔

اور اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا اور صحیح اور سیدھے راہ کی راھنمائی کرنے والا ہے ۔

واللہ اعلم

.